# خطبۂ معجزہ بلا الف

حجۃ الاسلام مولانا سید ظفر الحسن مرحوم

تاریخ کے ہاتھوں عہد بہ عہد اوراق زمین پر افراد انسانی کی طرح ان کے کارناموں کی فہرست بھی طویل وعریض ہوتی چلی آرہی ہے لیکن اس طومار میں حقیقی انسان اور سچے کارنامے بہت کم نظر آتے ہیں۔ شاید اسی لیے عقلائے زمانہ نے انسانیت کی حد بندی کرتے ہوئے یہ نظریہ قائم کردیا کہ ''المرء باصغر یه قلبه ولسانه'' یعنی دل وزبان کی دو مختصر ترین چیزوں کا نام انسان ہے مگر جب اس نظریہ کے عملی پہلو تلاش کئے جاتے ہیں یا کسی صحیح مصداق کی جستجو کی جاتی ہے تو دنیا کی بڑی بڑی قوتیں ناکام رہ جاتی ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اس وقت میں تمام عالم کے لئے اس نظریہ کا ایک مکمل عملی انسان پیش کررہاہوں۔ خودنہیں، تاریخ کے حوالہ سے من گھڑت نہیں۔ غیروں کی زبان سے۔ تاریخ امم شاہد ہے کہ دل وزبان کی قوت وبیان جیسا کہ اسلام کے سچے خدمت گزار محمدؐ کے حقیقی شاگرد ''علیؑ'' میں دیکھے گئے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی شخصیت میں بھی نہیں پائے گئے۔ علیؑ کی شجاعت سے تو، جس کا تعلق دل سے ہے دنیا واقف ہے لہٰذا سردست اس سے قطع نظر کرتا ہوں۔ البتہ ان کی فصاحت وبلاغت (جس کا تعلق زبان سے ہے) سے بہت کم لوگ واقف ہوں گے۔ افسوس یہ ہے کہ دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد جب عام تحریروں کا لطف بٹ جاتا ہے تو پھر علیؑ کے ''معجزہ نما اسلوب'' کی شان دوسری زبانوں میں کیا باقی رہ سکتی ہے۔ اسی سے ہمت بھی نہیں ہوتی کہ اس موضوع پر قلم اٹھاؤں لیکن کیا عجب کہ عام حضرات کے لئے یہ کوئی بالکل نئی چیز ثابت ہو۔

ابن ابی الحدید اپنی شرح نہج البلاغہ میں ناقل ہیں کہ ایک دن ''صحابہ کرام'' میں یہ بحث ہورہی تھی کہ حروف تہجی میں سب سے زیادہ کثیر الاستعمال حرف کون سا ہے؟ طے ہوا کہ کلام میں ''الف کے'' بغیر کام نہیں چل سکتا۔ یہ سن کر علیؑ ابن ابی طالب کھڑے ہوگئے اور فی البدیہہ ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جو مفہوم کے اعتبار سے نہایت پرمغز اور بلیغ، لفظوں کے لحاظ سے انتہائی پراثر اور فصیح ہے لطف یہ ہے کہ مقفیٰ ہوتے ہوئے بھی ابتدا سے آخر تک ''آورد'' کی طرح ''الف'' سے بھی خالی ہے۔

اسی خطبہ کے متعلق کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی اپنی کتاب ''مطالب السؤل'' میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ'' یہ وہ خطبہ ہے جسے حضرت نے علم بیان کی پوری رعایت کے ساتھ بغیر الف کے ارتجالاً پیش فرمایا ہے ، یہ خطبہ آپ کے مختلف النوع علوم اور طرح طرح کے فضائل کا خزانہ ہے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ صرف عنایت ربانی تھی جس نے علوم وحکم کے باب صرف آپ کے لئے کھول رکھے تھے یہاں تک کہ اس کے خالص وطیب حصہ کو آپ کے لئے پیش کردیا اور آپ کے قلب وزبان کے لئے مغفرت حکمت وفصل خطاب کو مخصوص کردیا۔''

دو معتبر اور غیر جانب دار شہادت پیش کرنے کے بعد اب میں اصل خطبہ تحریر کرتا ہوں۔ لیکن اسے اُپج کہا جائے یا جدت پسندی کہ باوجود نا اہل ہونے کے میں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں بھی کہیں الف نہ آنے پائے اور بقدر فہم صحیح ترجمہ سے عدول بھی نہ ہو۔ اگر چہ سارا ترجمہ آورد سے دست وگریبان ہے لیکن مجبوری عذر خواہ ہے اور وہ بھی اردو زبان کی جس کی لفظیں محدود اور اضافی علامتیں کثیر الاستعمال ہیں۔ بہر حال با خبر حضرات'' تعرف الاشیاء باضدادھا'' کو مد نظر رکھیں اور نا واقف لوگ عاجز کے کلام سے مقتدر کے کلام کی رفعت وبلندی کا اندازہ لگائیں ۔ ادھر غور وفکر ہے اور اس طرف ارتجال ، یہاں خاطی کا قلم ہے اور وہاں لسان اللہ کا دہن چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ:

"حمدت من عظمت منّته وسبغت نعمته ، وسبقت رحمته غضبه ونفدت مشيئته وبلغت حجته ، وعدلت قضيئتم حمدت حمد مقر بر بوبيته ، متخضع لعبوديته ، متنصل من خطيئته، متفرد بتوحيده، مستعيد من وعيده ، مؤمّل منه مغفرة تنجيه ، يوم يشعل عن نضيلته وبنيه، ونستعينه ونسترشده، ونستهديه ونؤمن به ونتوكل عليه وشهدت له شهود عبد مخلص موقن، وفردته تفريد مؤمن متيقن، ووحدته توحيد عبد مذعن ، ليس له شريک فى ملكه، ولم يكن له ولى فى صنعه، جل عن مشير ووزير، وعن عون ومعين ونصير ونظير، علم فستر و بطن فخبر، وملک فقهر، وعصى فغفر وعبد فشكر، وحكم فعدل لن يزول ولم يزل ، ليس كمثله شئ۔ وهو قبل كل شئ (وبعد كل شئ) ربّ متعزز بعزته، متمكن بقوته، متقدس بعلوّه، متكبر يسموه، ليس يدركه بصر، ولم يُحط به نظر، قوى متيع بصير سميع رؤف رحيم ، عجز عن وصفه من يصفه، وضل عن نعته من يعرفه، قريب فى بعده وبعيد فى

قربه يجيب ودعوة من يدعوه، ويرزقه، ويحبوه، ذولطف خفى، وبطش قوى، ورحمة موسعه وعقوبه موجعة ، رحمته جنته عريضه ، مولقة ، وعقوبته ، حجيم ، ممدودة موبقه:۔

وشهدت ببعث محمد رسوله وعبده وصفيه ونبيه ونجيه وحبيبه وخليله، بعثه فى خير عصر وحين فترة وكفر، رحمة لعبيده ومنة لمزيده، ختم به بنوة ، وشيده به حجتم فوعظّ ونصح ، وبلغ وكدح رؤف بكل مؤمن رحيم سخى، رضى ولى زكى عليه رحمة وتسليم وبركة وتعظيم وتكريم من رب غفور رحيم،قريب مجيب۔ حكيم وصيتكم ونفسى مبشر من حضر فى بوصية ربكم وذكرتم بسنة نبيكم، فعليكم برهبته ، تسكن قلوبكم ، وخشية تذرى دموعكم ، و تقيّة ستنجيكم قبل يوم يبليكم وتذهلكم يوم يفوذ فيه من ثقل وزن حسنته وخف وزن سيّئة ولتكن مسئلتكم و تملّقكم مسئلة ذل خضوع، وشكر و خشوع، بتوبة ونذوع وقدم ورجوع وليغتنم كل مغتنم منكم صحته قبل سقمه وشيبنة ، قبل هرمه وسعته قبل فقره، وقرغته قبل شغله ، وحضره قبل سغره، وحيوته، قبل موته، (فكم حمن) يهن ويهرم ويمرمن قبل تكبر ونهرم وتسقم، يمله طبيبه ويعرض عنه حبيبه وينقطع عمره ويتغير عقله ثم قيل هو موعوک، وجمه منهوک ثم جد فى نزع شديد ، وحضرة كل قريب وبعيد، فشحص بصره، وطمع نظره و رشح جبينه ، وعطف عرينه، وسكن حنينه ، وحزنته نفسه ، وبكته عرسه و جفررمسه، ويتم منه وكده وتفرق عنه عدده، وقسم جمعه وذهب بصره وسمعه ومدد وجرد وعرى وغسل ونشف وسجئى، وبسط له وهيئى و نشر عليه كفنه، وشد منه ذقنه و قمص وعمم وودع وسلم ، وحمل فوق سريد وصلى عليه بتكبير بغير سجود وتعفير ونقد من دور مذحزفة وقصور مشيدة وحجر منجدة وجعل فى ضريح ملحود وضيئق مرصود، بلبن منضود، مسقف بجلمودوهيل عليه حفره، وحتى عليه مدره وتحقق حفره، ونسى خبره، ورجع عنه وليه وصفيه ونديمه ونسينه وحميمه وندل به قرينه وحبيبه فهوحشو قبر ورهين قغر، يسعىٰ بجمه دود قبره، ويسيل صديده، من منخره يسحق برمه طمعه وينشف دمه ويرم حين ينفخ فى صور ويدعىٰ بحشر ونشور، فثم بعثرت قبور ، و حصلت سريرة صدور، وجئ بكل نبى وصديق وشهيد ، يؤخذ للفصل قدير، بعبده خبير بصير، فكم من زفرة تغنيم وحسرة تفنيتم فى موقف فهيد ومشهد جليل صغير و كبير عليم

وحينئذ يلجمه حرقه ويحضره قلقه عبرته غير موحومة وصرخته غير مسموعة وحجته غير مقبوله وتبلغت جريد ته و نشر صحيفته فنظر فى سوء عمله وشهدت عليه عينه بنظر ويده ببطشه ورجله بحنطوه وفرجه بمسه وجلده بلحمه فسلسل جيده وغلت يده۔

وسيق يسحب (فسحب) وحده فورد جهنم بكرب و شدة فظل يعذّب فى جحيم و يسقىٰ شربة من حميم نشوىٰ وجهه وتسلخ جلده وتضربه زبنيته بمقمع من حديد و يعود جلده بعد نضجه كجلد جديد۔ يستغيث فتعرض عنه خذنة جهنم ويستصرخ فيلبث حقبة يندم نعوٗذ بربّ قدير من شرّكلّ مصير ونسئله عفو من رضى عنه ومغفرة من قبله۔

وهو ولى مسئلتى ومنجح طلبتى فمن زحزح عن تعذيب ربه جعل فى جنته بعزته وخلد فى قصور مشيدة وملک بحورعين وحفدة وطيف عليه بگوس و سكن خطيرة قدس وتقلب فى نعيم وسقى من تسنيم وشرب من عين سلسبيل ومزج له بزنجبيل مختم بمسک عبير مستديم للملک مستشعر للسرور يشرب من خمور فى روض مغدق ليس يصدع من شربه وليس يترف ليه هذه منزله من خشى ربه و حذر نفسه معصيته وتلک عقوبة من جحد مشيته وسولت له نفسه معصيته فهو قول فصل وحكم عدل وخير قصص قص ووعظ به نص تنزيل من حكيم حميد، نزل به روح قدس مبين على قلب نبى مهتد رشيد صلت عليه رسل سفرة مكرمون بررة عذت برب عليم رحيم كريم من شر كل رجيم۔

فليتضرع متضر عكم و ليبتهل مبتهلكم وليستغفر كل مربوب منكم لى ولكم وجسبى ربى وحده۔"

(ترجمہ) مستحق حمد ہے وہ معبود جس کی عظمت خیز منت مکمل نعمت، غضب سے بڑھی ہوئی رحمت، ہمہ گیر مشیت، محیط حجت، درست فیصلے مجھے دعوت حمد دے رہے ہیں۔

جس طرح کوئی ربوبیت سے متمسک، عبودیت میں مستغرق، توحید میں متفرد، لغزش سے بڑی، دھمکیوں سے خوف زدہ، محشر کی کسمپرسی میں بخششوں کی طرف متوجہ ہوکر معبود کی تعریف کرے، بعینہ یونہیں میں بھی مدح گستر ہوں۔

ہم معبود سے رشدومدد و رہبری کے متمنی ہیں وہی ہستی ہم سب کے لئے مرکز تدین وموجب توکل ہے۔ عبد مخلص کی طرح ہم وجود معبود کے مقر ہیں، مومن متقین کی طرح منفرد سمجھتے

ہیں، مضبوط عقیدہ بندے کی طرح فرد فرید تسلیم کرتے ہیں، نہ کوئی ملک میں شریک ہے، نہ صنعت گری میں دستگیر، وہ مشیر ووزیر کے مشوروں سے برتر ہے، نیز مدد ومددکنندہ، ہم پشت وہمسر کی ضرورت سے مستثنیٰ، قدرت ہم سب کی لغزشوں کو خوب سمجھتی ہے مگر مخفی رکھتی ہے وہ تو تہ کی چیزوں سے بھی خبر رکھتی ہے وہ حکومت میں سب کو منظّم رکھتی ہے، حکم سے سرکشی کے وقت بھی عفو کے قلم کو حرکت دیتی ہے، لوگ بندگی کرتے ہیں تو قدرت عوض شکریہ پیش کرتی ہے۔ فیصلہ میں ہمیشہ عدل کو مدنظر رکھتی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گی۔ معبود کی مثل ونظیر نہ کوئی چیز تھی، نہ ہے، نہ ہوگی، وہ ہر شے سے پہلے ہے نیز ہر شے کے بعد ہے وہ عزت سے معزز ہے، قوت سے متمکن، بزرگی کی وجہ سے مقدس ہے، برتری کی وجہ سے متکبر، چشم مخلوق نہ معبود حقیقی کو دیکھ سکتی ہے نہ کسی کی نظر محیط ہوسکتی ہے وہ قوی ومنبع، سمیع وبصیر، رؤف ورحیم وصف کنندہ معبود کی غیر محدود صفتوں کو دیکھ کر گنگ ہیں بلکہ معرفت کے مدعی بھی حقیقی تعریف سے گم گشتہ ہیں۔ وہ نزدیک ہوتے ہوئے دور ہے۔ دور ہوتے ہوئے نزدیک ہے۔ یہ قدرت ہی تو ہے جو ہر دعوت پر لبیک کہتی ہے، رزق دیتی ہے بلکہ ضرورت سے بڑھ کر بھی بخش دیتی ہے۔ وہی تو مخفی مروت قوی شوکت کی مظہر نیز وسیع رحمت، تکلیف دہ عقوبت کی مصدر ہے۔ یہ وہی ہستی تو ہے جس کی رحمت لمبی چوڑی قبول صورت جنت ہے، جس کی عقوبت وسیع وتہلکہ خیز دوزخ ہے میری ہستی بعثت محمدؐ کی مصدق ہے جو رسول عربی عبد حقیقی۔ برگزیدہ نبی، شریف خصلت، حبیب وخلیل ہیں۔ وہ حضرت بہترین عہد مگر کفر و بے عملی کے دور میں منصب نبوت پر متمکن ہوئے۔ بندوں پر رحم کرتے ہوئے، منت وکرم میں مزید ترقی دیتے ہوئے قدرت نے کل کمی پوری کردی یعنی محمدؐ پر نبوت ختم کرکے حجت مستحکم کردی۔

حضرت نے بھی لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ بھرپور جدوجہد کی وہ حضرت جملہ مومنین کے لئے شفیع ہمدرد، رحم دل، سخی، پسندیدہ وبرگزیدہ ولی تھے، رب ورحیم، قریب ومجیب وحکیم کی طرف سے محمد عربی پر رحمت وتسلیم نیز برکت وتعظیم وتکریم کی بڑھتی (کثرت) ہو۔ گروہ موجود! میرے ذریعہ سے تم لوگوں کے لئے رب قدیر کی وصیت، نبی کریم کی سنت پیش ہورہی ہے جس میں تم سب کے لئے نیز میرے لئے نصیحت وموعظت کے دفتر ہیں، تم پر فرض ہے کہ تم میں وہ ڈر موجود ہو جس سے خود تمہیں لوگوں کے دل کو سکون میسر ہو، وہ خوف مخفی ہو جس کی موجودگی میں چشم نم سے سیل بہ نکلے، وہ تقیہ ہو جو بوسیدگی کے دن سے پہلے ہی کل مہلکوں سے محفوظ کردے، نیز روز

محشر سے بے فکر کردے جبکہ نیکیوں کی تول وزنی ، بدیوں کی تول سبک ہونے کی وجہ سے بشر کو عیش وعشرت کی زندگی نصیب ہوگی۔

تم لوگوں پر یہ بھی فرض ہے کہ خضوع وخشوع ، توبہ ورجوع ، ذلت وشرمندگی کی صورت سے معبود کی خدمت میں عرض ومعروض وتملّق کرو، نیز تم لوگ موقع کو غنیمت سمجھو، مرض سے پہلے صحت کی قدر کرو، پیرفرتوت ہونے سے پہلے پیری کی عزت کرو، فقیری سے پہلے دولت کی توقیر کرو، مشغولیت سے پہلے وقت فرصت کو مدنظر رکھو، سفر سے پیشتر حضر کی قدر کرو، مرنے سے پہلے زندگی کی حقیقت کو سمجھ لو، نہ معلوم کتنے ہوں گے جو ضعیف و کمزور ومریض بن گئے ہوں جن کی کیفیت یہ ہوگی کہ خود طبیب (نسخہ لکھتے لکھتے ) تھکن محسوس کرنے لگیں گے، دوست بھی پرہیز کرنے لگیں گے عمر ختم کے قریب ہوگی ---عقل وفہم منہ موڑ چکے ہوں گے ۔ کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تو (جوتوں سے ) پٹی ہوئی صورت ہے،جسم بھی (پتلی چھڑی کی طرح) مدقوق ہے کہ یک بیک نزع کی کیفیت شروع ہوگی، نزدیک ودور کے سب لوگ موجود ہوں گے۔ مریض کے ویدوں کی گردش سلب ہوگی ٹکٹکی بندھی ہوگی۔جبین عرق ریز، بینی کج، تکلیف دہ چیخ میں سکون ، بس نفس میں رنج وغم کی کیفیت محسوس ہو رہی ہوگی۔ بیوی روپیٹ رہی ہوگی، بچے یتیم ہورہے ہوں گے، لحد درست ہورہی ہوگی، عزیزوں میں تفرقہ کی نیو پڑرہی ہوگی ۔ ترکہ کی تقسیم ہوتی ہوگی مگر خودمیت چشم وگوش سے بے تعلق ہوگی۔نوبت یہ پہنچے گی کہ لوگ جسم کے حصے کھینچ کھینچ کر درست کردیں گے پھر بدن سے کپڑے دور کریں گے۔ یوں ہی برہنہ غسل دیں گے، پھر دھوپونچھ کر کسی چیز پر رکھ دیں گے بعدہ کفن لپیٹیں گے۔ پہلے میت کی ٹھڈی کی بندش کریں گے پھر قمیص دے کر سر پر پگڑی لپیٹ دیں گے۔ پھر تسلیم کرکے رخصت کریں گے یعنی کسی تخت پر میت کو رکھ دیں گے ، پھر بغیر سجدے کے فریضہ سے تکبیر کہہ کر سب لوگ سبک دوش ہوں گے نیز میت کے لئے مغفرت طلب کریں گے۔ پھر زیب و زینت دیئے ہوئے گھر، مضبوط ومستحکم بنے ہوئے قصر، سربلند ومزین محل سے منتقل کرکے لحد بنی ہوئی قبر، پہلے سے درست کئے ہوئے گڈھے ، کے سپرد کردیں گے ،جس پر سنگ وخشت کو بہم کرکے (معمولی سی ) چھت درست کردیں گے پھر کچھ مٹی کچھ ڈھیلے سے گڈھے کو بھردیں گے۔یہیں پر لوگ جدید مصیبت کو دیکھ کر معبود کی خدمت میں حضوری کو یقینی سمجھیں گے لیکن خود مردے کو سہو محو کردیں گے۔ دوست ہمدم، ہم مشرب ،عزیز قریب دفن سے پلٹنے کے بعد دوسرے دوسرے دوست ورفیق ڈھونڈ لیں گے مگر

میت غریب بیکسی کے گھر میں گرو ہے بلکہ قبر کے پیٹ میں لقمہ ہے کیفیت یہ ہے کہ لحد کے کیڑے بیکس جسم پر دوڑ رہے ہیں۔نتھنوں سے رطوبت بہہ رہی ہے۔کیڑے مکوڑے گوشت وپوست کو چھلنی کررہے ہیں۔خون پی رہے ہیں، ہڈیوں کو بوسیدہ کررہے ہیں، یوم محشر تک یہی صورت رہے گی۔ پھر صور پھونکنے کے وقت حشر ونشر کے لئے طلب ہوں گے۔ یہی تو وہ وقت ہے کہ قبروں کی جستجو ہوگی سینے کے مخفی خزینے پیش ہوں گے نبی صدیق ، شہید(یعنی محمدؐ ، علیؑ ،حسنینؑ ) محشر میں طلب ہوں گے۔پھر رب قدیر کی طرف سے جو کہ خبیر وبصیر ہے سب کے فیصلے ہوں گے۔ ملک عظیم کے پیش نظر جو ہر چھوٹی بڑی چیز سے مطلع ہے،محشر کے زبردست، پرہول موقف میں نہ معلوم کتنے زندگی کش شیون بلند ہوں گے ، نہ معلوم کتنی دبی ہوئی حسرتیں پوری ہوں گی یعنی ظلم پیشہ گروہ سے مظلوموں کے حقوق ملیں گے یہی وہ وقت ہے جبکہ گلے گلے پسینہ میں سب غرق ہوں گے۔جہنم کے شعلے ہرطرف سے گھیرے ہوں گے۔چشم حسرت سے مسلسل جھڑی بندھنے کے بعد بھی رحمت کے در مسدود بخشیں بیسود، دلیلیں مردود ہوں گی، جرم حد کو پہونچ چکے ہوں گے۔دفتر عمل کھلے رکھے ہوں گے پیش نظر برے عمل ہوں گے،چشم مجرم،نظر کی لغزش کی، دست ظلم تعدی کے، قدم غلط روش کے، جلد بدن، غیر محرم سے ملنے کے جسم کے مخفی حصے لمس وتقبیل کے خود بخود مقر ہوں گے۔ختم حجت کے بعد،طوق در گردن، دست بہ زنجیر کھینچتے گھسیٹتے دوزخ کی طرف لیں چلیں گے پھر کرب وشدت کی معیت میں جہنم کے سپرد کردیں گے پس طرح طرح کی عقوبتیں شروع ہوں گی، پینے کے لئے خون، پیپ پیش کریں گے جس کی وجہ سے صورت جھلسی ہوئی معلوم ہوگی۔جسم کی جلد گل گل کے گررہی ہوگی ۔لوہے گرز سے فرشتے پیٹ رہے ہوں گے۔ جلد بدن جل جل کے گرتی ہوگی، دوسری نئی جلد بنتی ہوگی بدنصیب کے رونے پیٹنے کی طرف سے جہنم کے موکل فرشتے منہ پھیرے ہوں گے۔غرضیکہ یوں ہیں مدتوں چیخ نیز شرمندگی کی کیفیت میں بسر ہوگی------ہم رب قدیر سے ہر طرح کے فتنہ وشر سے طلب حفظ کرتے ہیں وہ جن لوگوں سے خوش ہوکر جس مقبولیت کی صف میں جگہ دیتے ہیں ہم بھی کچھ ویسی ہی مغفرت ومقبولیت کے متمنی ہیں۔کیونکہ وہی ہستی ہم سب کے ہر مقصود ومطلب کی متکفل ہے۔ بیشک جو لوگ معبود کی عقوبتوں سے (نیک چلن ہونے کی وجہ سے ) بچ گئے وہ عزت معبودی کے طفیل سے جنت میں پہنچیں گے۔سربلند ومستحکم محلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھہریں گے جس جگہ عیش وعشرت کے لئے حوریں ملیں گی ، خدمت کے لئے نوکر موجود ہوں گے، شیشہ وخم گردش میں

ہوں گے ۔ مقدس منزلوں میں مقیم ہوں گے۔ نعمتوں میں کروٹیں بدلتے ہوں گے۔ تسنیم وسلسبیل کو مطمئن ہوکر پیتے ہوں گے۔ جس کے ہر جرعے طرح طرح کی خوشبوؤں میں بسے ہوں گے۔ یہ سب چیزیں ہیشگی کی ملکیت ہوں گی جس میں سرور کی حس قوی ہوگی۔ ہرے بھرے چمن میں مے نوشی ہوں گی۔ مے نوشوں کو نہ درد سر کی تکلیف ہوگی نہ کوئی دوسری زحمت ہوگی——مگر یہ منزلت خوف وخشیت سے متصف لوگوں کی ہے جو نفس کی سرکشیوں سے ہر وقت خطرے میں رہتے ہیں (یعنی حرص وہوس کے پھندوں سے بچ کر نکلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں) بیشک جو لوگ حق کے منکر ہوں، مذکورہ حقیقتوں کو بھولے بیٹھے ہوں، معصیت کوشی میں نڈر ہوں، پرفریب نفس کے دھوکہ میں پڑے ہوں، وہ معبود حقیقی کی طرف سے عقوبت کے مستحق ہیں۔ کیونکہ درست فیصلہ، معتدل حکم یہی ہے (دیکھو سب سے بہتر قصہ، سب سے کھری نصیحت حکیم مطلق کی تنزیل ہے جسے جبرئیل پہلے سے رہبر کل حضرت محمدؐ کے قلب محترم کے سپرد کرچکے ہیں۔ مکرم ونیک منش سفیروں کی طرف سے حضرت پر درود ورحمت ہو ہم ہر لعین وزجیم دشمن کے شر سے بچنے کے لئے رب علیم، رحیم کریم سے مدد طلب کرتے ہیں تم لوگ بھی تضرع کرو، گریہ میں مشغول رہو۔ نیز تم میں ہر شخص جو نعمت رب سے بہرہ ور ہے خود نیز میرے لئے طلب مغفرت کرے۔ بس میرے لئے رب قدیر کی ہستی بہت ہے۔